۳۸۹۸
۳۳/۱۰/۱۲

Gmail by Google

Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

(no subject)

MAJID BANGASH <infomajidbangash@gmail.com> 31 July 2012 10:52
To: daruliftadarululoom@gmail.com

masla.INP
11K

از عبدالماجد کوہاٹ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ۔۔۔

آجکل عموما پٹھانوں کے جرگہ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ جب دو فریقوں میں سے کوئی ایک فریق قصوروار ہو تو دونوں فریقوں میں صلح کرانے والے قصوروار کو ایک یا دو بکرے زبح کرنے کا کہتے جس کو دونوں فریق مل کر کھاتے ہیں اور دونوں میں اسطرح صلح ہو جاتی ہے۔اب پوچھنا یہ ہے کہ صلح کرانے والوں کا اس طرح قصوروار پر جرمانے کے طور پر بکرے لازم کرانا از روشرع کیا حیثیت رکھتا ہے جواب باصواب سے مطلع فرمائیں۔۔۔۔

دارالافتاء
فتوی نمبر ۱۸/۱۴۷۵
مورخہ
جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۸ شعبان ۱۴۳۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

صلح کرانے والوں کا قصور وار پر بطور جرمانہ ایک یا دو بکرے وغیرہ مقرر کرنا اور ذبح کرانا شرعاً جائز نہیں، گناہ ہے جس سے بچنا واجب ہے، تاہم اگر یہ بکرا شرعی طریقہ سے ذبح کیا جائے تو اس کے گوشت کھانے کی گنجائش ہے، کیونکہ بکرے یا گوشت میں بذات خود کوئی شرعی خرابی نہیں، البتہ اسکو بطور جرمانہ مقرر کرنے کا فعل جائز نہیں اور ایسے موقعوں پر اس طرح جانور ذبح کرنا بھی شریعت سے ثابت نہیں (کذا فی المبوب ۹۹۴/۱۵)

(وفی الهندية ۲/۱۶۷)

عند أبي يوسف رحمه الله تعالى يجوز التعزير للسلطان بأخذ المال وعندهما وباقي الأئمة الثلاثة لا يجوز كذا في فتح القدير. ومعنى التعزير بأخذ المال على القول به إمساك شيء من ماله عنده مدة لينزجر ثم يعيده الحاكم إليه لا أن يأخذه الحاكم لنفسه أو لبيت المال كما يتوهمه الظلمة إذ لا يجوز لأحد من المسلمين أخذ مال أحد بغير سبب شرعي كذا في البحر الرائق ـــ والله تعالى أعلم بالصواب

نشاط اختر

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۴۳۳/۱۱/۷ھ

۲۰۱۲/۹/۲۵ء

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۸/۱۶۷
مورخہ ۱۴۳۳/۱۱/۸ھ
۲۰۱۲/۹/۲۶
جامعہ دار العلوم کراچی

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ
۱۴۳۳/۱۱/۷ھ

مفتی
دار العلوم کراچی

الجواب صحیح
[illegible]
۷/۱۱/۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۸ ذو القعدہ ۱۴۳۳ھ